ازعدالت عظمیٰ

ریاست راجستھان

12 مارچ

بنام

1954

ناتھ مال اور میتھا مال۔

[مہر چند مہاجن۔ چیف جسٹس ، مکھرجی، ایس آر داس، ویوین بوس اور غلام حسن جسٹس صاحبان]

بھارت کے آئین کی آرٹیکلز 19(1)(و) اور 31(2)-راجستھان فوڈ گرین کنٹرول آرڈر، 1949، فقرہ 25-آیا یہ آئین کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

یہ مانا گیا، کہ راجستھان فوڈ گرینز کنٹرول آرڈر، 1949 کے فقرہ 25 کا پہلا حصہ، جو کہ غذائی اجناس کے ذخائر کی ضبطی سے متعلق ہے، آئین کے آرٹیکل 19(1)(و) کے تحت کالعدم نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح کے غذائی اجناس کے ذخائر کو ضبط کرنا معقول طور پر ایکٹ کے مقصد کی مناسبت اور اس سے وابستہ ہے، یعنی مناسب داموں اور مساوی تقسیم کی دستیابی اور ضروری اشیاء جیسے اناج کی نقل وحمل، تقسیم، اشیائے خردنی کا انتظام اور حصول کو منظم کرنا ہے۔

یہ مانا گیا، کہ فقرہ 25 کا آخری حصہ کہتا ہے کہ "ایسے اسٹاک سرکاری خریداری کے مقاصد کے لیے مقرر کردہ شرح پر مذکورہ اتھارٹی کے احکامات کے تحت حاصل کرنے یا بیچنے کے مستوجب ہوں گے"، آئین کے دونوں دفعہ 19

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(1)(و)اور دفعہ 31(2) کے تحت کالعدم ہے:-

(i) کیونکہ یہ فقرہ تجارت یا کاروبار کو جاری رکھنے پر نامناسب پابندی عائد کرتی ہے اور اس طرح آئین کے آرٹیکل 19(1)(و) کے تحت جواب دہندگان کے حق کی خلاف ورزی کرتا ہے؛

(ii) کیونکہ یہ فقرہ کسی بھی قیمت پر اسٹاک حاصل کرنے کا اختیار اتھارٹی کو دے کر معاوضے کی رقم طے کرنے یا ان اصولوں کی وضاحت کرنے میں ناکام رہی ہے جن پر اس کا تعین کیا جانا ہے اور اسے مکمل طور پر ایگزیکٹو اتھارٹی کی صوابدید پر چھوڑ دیتی ہے کہ وہ اپنی پسند کا معاوضہ طے کرے اور اس طرح سے یہ آئین کی دفعہ 31(2) کے متضاد ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 136 بابت 1952۔

بھارتیہ آئین کے آرٹیکل 132(1) اور 133(1)(ج) کے تحت 19 اکتوبر 1951 کو جودھ پور راجستھان کی بااختیار عدالت عالیہ کی ڈی۔بی۔متفرق رٹ پٹیشن نمبر 3/1951۔کے فیصلے اور حکم نامہ کے خلاف اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے : راجستھان کے ایڈوکیٹ جنرل کے ایس حاجیلا

جواب دہندگان کی طرف سے: کے این اگروال اور پی سی اگروال

ایم سی سیتلواڈ، اٹارنی جنرل برائے ہندوستان (بشمول پورس اے مہتا) مداخلت کرنے والے کی طرف سے (بھارتیہ یونین)

12 مارچ 1954 عدالت کا فیصلہ جسٹس غلام حسن کے ذریعے سُنایا گیا۔

جسٹس غلام حسن۔اس اپیل میں شامل سوال راجستھان فوڈ گرینز کنٹرول آرڈر، 1949 کی فقرہ 25 کی آئینی جواز سے متعلق ہے، جسے اس کے بعد کنٹرول آرڈر کہا گیا ہے اور جو مندرجہ ذیل حالات میں پیدا ہوتا ہے:-

جواب دہندگان، جو ریاست راجستھان کے جودھ پور ڈویژن کے رانی واڑہ میں اناج کے تاجر ہیں، کے پاس اناج کے کاروبار کے لائسنس ہیں۔ان کے پاس عام طور پر باجرا کا قابل غور اسٹاک موجود رہتا تھا لیکن 7 اکتوبر 1950 کو ڈپٹی کمشنر، سول سپلائیز، جودھ پور نے سب ڈویژنل آفیسر کے بذریعے ان کے اسٹاک کو ضبط کیا۔اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ اُس وقت مارکیٹ میں قیمت تقریبا 18 روپے فی من تھی۔تاہم ریاست نے 9 روپے فی من کی شرح سے اسٹاک کو خرید لیا، اور اُسے 5-4-13 روپے فی من میں فروخت کیا۔جواب دہندگان نے دعوی کیا ہے کہ انہوں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

نے باجرا کو موجودہ مارکیٹ ریٹ 17 روپے سے 18 روپے فی من، پر خریدا تھا۔انہوں نے 23 جنوری 1951 کو راجستھان عدالت عالیہ کے سامنے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اس معاملے کے لیے رٹ دائر کی، جس میں یہ دلیل دی گئی ہے کہ کنٹرول آرڈر کا فقرہ 25 آئین کے آرٹیکل 14، 19 (1) (ز) اور 31 (2) کے تحت کالعدم ہے۔عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ فقرہ 25 کالعدم ہے چونکہ یہ آئین کے آرٹیکل 19 (1) (ز) کے تحت جواب دہندگان کے کاروبار کو جاری رکھنے کے بنیادی حق پر پابندی لگاتی ہے، یہ پابندی غیر مناسب اور آرٹیکل 19 کے فقرہ (6) سے مناسبت نہیں رکھتی ہے۔عدالت عالیہ نے مزید کہا کہ فقرہ 25 آرٹیکل (2)31 کی مخالفت میں تھا کیونکہ غذائی اجناس کے حصول کے لیے قانون کے ذریعے مناسب معاوضہ طے نہیں کیا گیا تھا۔چونکہ حکومت کی طرف سے غلّہ کو پہلے ہی بیچا گیا تھا، عدالت عالیہ نے کہا کہ 17 روپے فی من منصفانہ معاوضہ تھا، اور ہدایت دی کہ ریاست راجستھان اس شرح پر معاوضہ ادا کرے گی۔ریاست نے عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔

اعتراض شدہ فقرہ 25 مندرجہ ذیل ہے:-

" 25. اس حکم نامے میں مندجہ کسی امر کے باوجود، کمشنر، ڈائریکٹر، ڈپٹی کمشنر، ناظم، اسسٹنٹ کمشنر، سب ڈویژنل آفیسر، عمل داری علاقہ کے سینئر آفیسر، عمل درآمد آفیسر یا ایسا کوئی دیگر افسر جسے کمشنر کی طرف سے اس سلسلے میں مجاز بنایا گیا ہو، کسی بھی شخص کے پاس موجود غذائی اجناس کے کسی بھی اسٹاک کو ضبط کر سکتا ہے، چاہے وہ اس کا پنا ہو یا بصورت دیگر ہو، اور ایسا شخص مذکورہ اتھارٹی کی اجازت کے بغیر اس طرح کے ضبط کئے گئے اسٹاک سے کسی بھی غذائی اجناس کو نہیں بیچے گا۔

اس طرح کے اسٹاک سرکاری خریداری کے مقاصد کے لیے مقرر کردہ شرح پر مذکورہ اتھارٹی کے احکامات کے تحت خریدنے یا بیچے جانے کے مستوجب ہوں گے"۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فقرہ 25 کو آئین کے حصہ III کی خلاف ورزی کرنے پر کس حد تک اور کس لحاظ سے کالعدم کہا جاسکتا ہے۔فقرہ، کمشنر اور اس میں مذکور مختلف دیگر حکام کو اختیار دیتی ہے اور ایسے دیگر افسران جن کو کمشنر کے ذریعے کسی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شخص کے پاس موجود غذائی اجناس کے کسی بھی ذخیرے کو ضبط کرنے کا مجاز بنایا گیا ہو۔ یہ سچ ہے کہ کمشنر اپنے اختیارات کسی دوسرے افسر کو اپنی صوابدید پر تفویض کرنے کے اختیار کا اظہار کسی حد تک وسیع اصطلاحات میں کیا گیا ہے لیکن ہمیں یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ خود ہی فقرہ کو کالعدم قرار دینے کے لیے کافی ہوگا۔ بے شک موجودہ معاملے میں اختیار کا استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ نہ ہی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ غذائی اجناس کے ذخائر کو ضبط کرنے کا اختیار من مانی یا کسی معقول بنیاد پر مبنی نہیں ہے۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ فقرہ اُن حالات یا اُن بنیادوں کو واضح طور پر بیان نہیں کرتا ہے جن پر اسٹاک کو ضبط کیا جا سکتا ہے لیکن اسے ضروری رسد ایکٹ کے دفعہ 3 کے ساتھ پڑھا جانا چاہیے جو ضروری اشیاء کی پیداوار، فراہمی اور تقسیم رسدی کی انتظامی حکمت عملی کا تعین کرتی ہے۔ دفعہ 3 کا جہاں تک تعلق ہے وہ کہتا ہے:-

" مرکزی حکومت، جہاں تک اسے کسی بھی ضروری اشیاء کی فراہمی کو برقرار رکھنے یا بڑھانے کے لیے، یا مناسب قیمتوں پر ان کی مساوی تقسیم اور دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری یا مناسب معلوم ہو، حکم کے ذریعے اس کی پیداوار، فراہمی اور تقسیم کاری کو منظم یا ممنوع قرار دے سکتی ہے۔-----

ذیلی دفعہ (2) میں کہتا ہے:-" ذیلی دفعہ (1) کے ذریعہ تفویض کردہ اختیارات کی عامیت پر بغیر مضرت پہنچائے، اس کے تحت بنایا گیا حکمنامہ درجہ زیل فراہم کرتا ہے۔

(ا)--------------

(ب)----------

(ج)-----------

(د) لائسنس، پرمٹس یا بصورت دیگر سے کسی بھی ضروری اشیاء کے ذخیرہ، نقل و حمل، تقسیم کاری، بیچنے، حصول، استعمال یا کھپت کو منظم کرنے کے لیے؛

(ہ) عام طور پر فروخت کے لیے رکھی جانے والی کسی بھی ضروری اشیاء کی فروخت سے روک تھام پر پابندی لگانے کے لیے؛------------------------------

لہذا اہم واضح ہیں کہ غذائی اجناس کے ذخائر کو ضبط کرنا معقول طور پر اس مقصد سے وابستہ ہے جو مقصد ایکٹ کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھا، یعنی، مناسب قیمتوں پر مساوی تقسیم کاری اور دستیابی کو مستحکم بنانا، اور نقل و حمل، تقسیم کاری، اور غذائی اجناس جیسی ضروری اشیاء کو بیچنا اور حصول کو منظم کرنا۔ ہم عدالت عالیہ سے متفق نہیں ہیں کہ آرٹیکل 19(1)(ز) کے تحت فقرہ 25 کا پہلا حصہ کالعدم ہے۔

فقرہ 25 کا آخری حصہ کہتا ہے کہ "ایسے اسٹاک سرکاری حصول کے مقاصد کے لیے مقرر کردہ شرح پر مذکورہ اتھارٹی کے احکامات کے تحت خریدنے یا بیچنے کے بھی مستوجب ہونگے"، تاہم یہ ایک مختلف نظریہ رکھتا ہے۔ جیسے کہ فقرہ کے الفاظ ہے، یہ مکمل طور پر حکومت پر چھوڑتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے مقرر کردہ کسی بھی شرح پر اسٹاک کو حاصل کرے اور اس طرح کے اسٹاک کو اپنی صوابدید پر کسی بھی شرح پر بیچے۔ بے شک یہ فقرہ اناج کے ذخائر کو من مانی قیمت پر حاصل کرنے کا بے روک اختیار فراہم کرتا ہے۔ اس فقرہ کے برعکس ہم کنٹرول آرڈر کے فقرہ 23 اور 24 کو ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:۔

"23. کمشنر یا ڈائریکٹر، اور ڈپٹی کمشنر یا ٹھکانے کے دائرہ اختیار کا سینئر آفیسر، ڈائریکٹر کی منظوری سے کسی بھی علاقے میں، جس پر یہ حکم لاگو ہوتا ہے، غذائی اجناس فروخت کیے جانے پر حد مقرر کرسکتا ہے اور وقتاً فوقتاً اس طرح کی قیمتوں کو گھٹا بڑھا سکتا ہے۔

"24. کمشنر، ڈائریکٹر، ڈپٹی کمشنر، ناظم، اسسٹنٹ کمشنر، سب ڈویژنل آفیسر، یا دائرہ اختیار ٹھکانہ کا سینئر آفیسر جیسی بھی صورت ہو، کسی بھی شخص یا اشخاص کو ہدایت دے سکتا ہے جو خود یا بصورت دیگر اس طرح کے غذائی اجناس یا اس کا کچھ حصہ کسی بھی شخص یا اشخاص کو کسی مخصوص جگہ پر اور ایسی قیمت پر فروخت کرے جو فقرہ 23 کے تحت مقرر کی جائے۔

ان فقراجات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکام بیوپاری کے ذریعے بازار میں فروخت کی جانے والی غذائی اجناس کی حد قیمت طے کرے اور غذائی اجناس رکھنے والے کسی بھی شخص کو فقرہ 23 کے تحت مقرر کردہ قیمت پر کسی دوسرے شخص کو فروخت کرنے کی ہدایت دے سکتا ہے، لیکن اسٹاک حاصل کرنے کے لئے حکومت کے اختیار پر ایسی کوئی حد نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں، حکومت کے پاس اختیار ہوگا کہ وہ اسٹاک کو متعین کردہ حد سے کم قیمت پر حاصل کرے، اس طرح سے وہ اُن افراد کو نقصان پہنچاتی ہے جن کے اسٹاک ضبط کیے گئے ہیں، جبکہ اُسی وقت حکومت وہی اسٹاک زیادہ قیمت پر فروخت کرنے اور منافع کمانے کے لیے آزاد ہے۔ یہ واضح ہے کہ وہ بیوپاری جس کا اسٹاک ضبط کیا گیا ہو، کو کافی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نقصان اٹھانا پڑے گا اور وہ موجودہ مارکیٹ قیمت پر اپنی تجارت یا کاروبار کو جاری نہیں رکھ پائے گا۔ کوئی بھی بیوپاری بازار کی قیمت پر غذائی اجناس خریدنے کے لیے تیار نہیں ہوگا جب اسے معلوم ہو کہ اسے کسی بھی لمحے اپنے اسٹاک کے ضبط ہونے کا خطرہ لاحق ہے اور وہی اسٹاک سرکاری خریداری کی شرح پر حاصل کیا جارہا ہے۔ موجودہ معاملہ ایک خصوصی معاملہ ہے جو اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ کس طرح اناج فروش کے کاروبار کو برباد کیا جاسکتا ہے، یہ تسلیم شدہ ہے کہ حکومت کی خریداری کی شرح 9 روپے فی من تھی، جبکہ بازار میں 17 یا 18 روپے فی من قیمت تھی، نتیجے میں اسٹاک کے حامل کو تقریبا ۱۰۰ فیصد نقصان اٹھانا پڑا، جبکہ حکومت نے مطلوبہ اسٹاک پر 4-5-4 فی من روپے کا منافع کمایا۔ اس لیے ہم یہ مانتے ہیں کہ فقرہ 25 کا آخری حصہ تجارت یا کاروبار کو جاری رکھنے پر غیر مناسب پابندی عائد کرتا ہے اور اس طرح آئین کے آرٹیکل 19 (1) (ز) کے تحت مدعا علیہ کی حق تلافی کرتا ہے اور اس لیے یہ کالعدم ہے۔ اگر آرٹیکل 31 (2) کی روشنی میں اعتراض شد فقرہ کا جائزہ لیا جائے تو یہی نتیجہ سامنے آتا ہے یہ فقرہ اتھارٹی کو اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی بھی شرح پر اسٹاک حاصل کرے، لیکن معاوضے کی رقم طے کرنے یا معاوضے کا تعین کرنے کے اصولوں کی وضاحت کرنے میں ناکام رہتی ہے۔ فقرہ مکمل طور پر ایگزیکٹو اتھارٹی کی صوابدید پر چھوڑتی ہے کہ وہ اپنی مرضی کا کوئی بھی معاوضہ طے کرے۔ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر فیصلہ دیا کہ فقرہ، آرٹیکل 31 (2) کے خلاف ورزی ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر ہم یہ فیصلہ سُناتے ہیں کہ فقرہ 25 کا آخری حصہ کالعدم ہے اور اپیل کو حرجانے کے ساتھ خارج کرتے ہیں۔

اپیل خارج کردی گئی۔

اپیل کنندہ اور مداخلت کرنے والے کی طرف سے ایجنٹ: آر۔ ایچ۔ دھیبر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document